خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
21 ستمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 211 | جمعرات - 24 ربیع الثانی - 1416ھ ' 21 تبوک 1374 ہش ' 21 - ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توبہ ایک موت ہے

توبہ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان زبان سے توبہ توبہ کہہ لیوے بلکہ ایک شخص تائب اس وقت کہا جاتا ہے کہ گذشتہ حالت پر سچے دل سے نادم ہو کر آئندہ کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ پھر یہ کام نہ کرے گا اور اپنے اندر تبدیلی کرتا ہے۔ اور جن شہوات / عادات وغیرہ کا وہ عادی ہوتا ہے ان کو چھوڑتا ہے۔ اور تمام یار دوست۔ گلی کوچہ اسے ترک کرنے پڑتے ہیں کہ جن کا معاصی کی حالت میں اس سے تعلق تھا۔ گویا توبہ ایک موت ہے جو وہ اپنے اوپر وارد کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کرلیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کو جذب کرنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتی ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پالیتا ہے۔ ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے۔ اور نرے اسباب پر گر رہنا۔ اور دعا کو لاشئی محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 148)

مالی قربانی کرنا باعثِ سعادت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

میں یورپ کی جماعتوں اور مغرب کی جماعتوں سے خصوصاً یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہر ماں باپ اپنی اولاد پر نظر رکھیں اور جہاں وہ کمانے والے بنیں ان کو یہ تحریک کریں کہ پہلے ہفتے کی آمد وہ (بیوت الذکر) میں دیں اور یہ نیک روایت حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے زمانے سے قائم ہے اور جہاں تک میرے سے مشوروں کا تعلق ہے میں ہر ایک کو یہی بتاتا ہوں وہ کہتے ہیں ہمیں خدا نے برکت دی ہے کیا کریں۔ میں کہتا ہوں ہوں پہلے تو پہلے ہفتے کی آمد (بیت الذکر) کے لئے دے دو۔ دوسرے فوری طور پر چندہ باقاعدہ دینا شروع کر دو۔ سولھویں حصے کا حساب کر کے اگر زیادہ کی توفیق نہیں تو یہ ضرور دو۔ تو اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے تمہاری اولاد بھی فتنہ ہے تو یہ بھی ایک فتنے کا موقع ہوتا ہے۔ اولاد خوشحال ہو گئی ہے ماں باپ سمجھتے ہیں ان کو کیوں چندوں میں ڈالیں خواہ مخواہ' ہم جو دے رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی ہار گئے۔ آپ کا دیا ہوا بھی گیا اگر چندے کا شوق ہی نہیں اور سمجھتے ہی نہیں کہ باعث سعادت ہے تو اولاد کو بھی آپ نہیں کریں گے اور آپ کے چندے کے اوپر بھی ایک اور روشنی پڑ جائے گی جو ایک غلط روشنی ہو گی یعنی آپ پہلے دیتے تھے مصیبت سمجھ کے دیتے تھے' چٹی سمجھ کے دیتے تھے جو اولاد کو چٹی سے بچا رہے ہیں۔ پس فتنوں کا مقابلہ کرنا ہے ہر فتنے کا موقع ایسا ہمارے سامنے آنا چاہئے کہ ہم اس کو شکست دے کر خدا کی رضا کم کرنے کی بجائے اس کو بڑھاتے ہوئے آگے بڑھیں۔

نی کس کے لحاظ سے بھی ہم نے موازنہ کیا ہے اور سوئٹزرلینڈ حسب سابق وقف جدید کے فی کس چندے میں اب بھی سب سے آگے ہے

باقی صفحہ 7 پر

کلامِ الٰہی حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا ذریعہ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خصوصی درخواست دعا

○ مکرم و محترم صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تقریباً ڈیڑھ ماہ ربوہ سے باہر اسلام آباد اور لاہور رہ کر حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں۔ یہاں آتے ہی ان کی طبیعت اچانک زیادہ خراب ہو گئی۔ دل کی تکلیف کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔ ٹانگوں پر بھی اس کمزوری کا خاصہ اثر ہے۔ اسی طرح محترمہ بیگم صاحبہ بھی بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ اور اس کمزوری کا سارے جسم پر اثر ہے۔ دونوں بزرگ ہستیوں کے لئے احباب جماعت سے خصوصی درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ صوبیدار (ریٹائرڈ) محمد رفیق خان زعیم اعلیٰ دار النور فیصل آباد سے لکھتے ہیں:۔

1 خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی ڈاکٹر مبشرہ جبین صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد یحییٰ بٹ صاحب ابن مکرم غازی محمد اسماعیل صاحب لاہور کو 24۔ اگست 1995ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام قرۃ العین عطا فرمایا ہے۔

2 اسی طرح میرے بیٹے کیپٹن محمد زبیر شاہد جن کی شادی عزیزی اقصیٰ حکیم صاحبہ ولد ڈاکٹر محمد اعجاز خان صاحب ربوہ' نواسی محترم ملک عبدالرحمان صاحب خادم (وفات یافتہ) کے ساتھ ہوئی تھی۔ کو اللہ تعالیٰ نے 23۔ اگست 1995ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام بلال علی خان رکھا ہے۔ یہ دونوں ڈاکٹر مبشرہ جبین اور کیپٹن محمد زبیر شاہد حضرت ڈاکٹر فضل کریم صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسی اور نواسہ ہیں۔ اور صدر خدام الاحمدیہ جرمنی کے بہن بھائی ہیں۔ دونوں بچوں کی صحت و سلامتی اور نیک بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ (سابقہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ دار النصر غربی ربوہ) اہلیہ مکرم ملک عزیز احمد صاحب مورخہ 16 ستمبر 1995ء کو وفات پاگئیں۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب صدر محلہ نے بعد عصر بیت الاقبال میں جنازہ پڑھایا۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

21- تبوک 1374 ھش 21 - ستمبر 1995ء

انسان بااختیار ہے یا بے اختیار؟

یہ بحث بہت پرانی ہے کہ انسان بااختیار ہے یا بے اختیار۔ واقعات کی طرف دیکھا جائے تو دونوں باتیں سامنے آتی ہیں۔ وہ خود فیصلے کرتا ہے اور خود اپنی حرکات کا ذمہ دار ہوتا ہے اور وہ کچھ کرنا چاہتا ہے تو کر نہیں سکتا۔ گویا کہ اختیار کی مثالیں بھی سامنے آتی ہیں اور بے اختیاری کی بھی۔ چنانچہ اسی لئے عام طور پر نتیجہ یہ نکالا جاتا ہے کہ وہ بعض پہلوؤں سے بااختیار ہے اور بعض پہلوؤں سے بے اختیار۔ وہ کچھ سوچنا چاہتا ہے تو اسے کون روک سکتا ہے اور کچھ سوچ کر وہ فیصلہ کرنا چاہتا ہے تب بھی اسے کون روک سکتا ہے اور فیصلہ کر کے اپنے فیصلے پر عمل کرنا چاہے تب بھی اسے کوئی آڑے نہیں آتا۔ لیکن ان ساری چیزوں کا نتیجہ اس کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے۔ قدم قدم پر اس سے غلطی ہو سکتی ہے اور قدم قدم پر اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اس کی سوچ غلط ہو۔ اس کا فیصلہ غلط ہو۔ اس کا عمل غلط ہو۔ ان سب باتوں کا امکان ہے۔ لیکن کہا جا سکتا ہے کہ آخر اسے اختیار تو ہے ان باتوں کا۔ اس میں کیا شک ہے کہ ان باتوں پر اسے اختیار ہے۔ لیکن اس اختیار کا کیا فائدہ جو اس کے لئے اس کے مزاج' اس کی طبیعت اور اس کی ضرورت کے مطابق نتائج نہ پیدا کر سکے۔ نتائج تو اس کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہیں لیکن نتائج کی طرف قدم اٹھانا یقیناً اس کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار بھی دیا ہے پھر اپنے وجود اور اپنی قدرت کے ثبوت کے لئے اسے بے اختیار بھی بنا دیا ہے۔ لیکن بہرحال اس بحث کے نتیجہ میں ہمیں یہ ضرور سمجھ جانا چاہئے کہ اولاً "وہ بااختیار ہے اور اگر وہ بااختیار نہ ہوتا مکمل طور پر بے اختیار ہی ہوتا تو وہ کسی جزا اور سزا کا مستحق نہ ٹھہرتا۔ اسے نہ اچھا کہا جا سکتا نہ برا۔ نہ اچھا کہنے پر اسے انعام دیا جا سکتا نہ برا کہنے پر اس کو سزا دی جا سکتی۔ وہ بااختیار ہے اور اپنا اختیار استعمال کرنے کے بعد اسے خدا تعالیٰ کی طرف دیکھنا پڑتا ہے۔ کہ نتیجہ کیا نکلے گا۔ اس کے بااختیار ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے پہلے وہ خدا کی طرف حرکت کرے۔ پھر خدا بھی اس کی طرف آئے گا۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ اگر تم چل کر خدا کی طرف جاؤ گے تو وہ دوڑ کر آئے گا۔ اس بات سے سارا معاملہ سمجھ میں آ جاتا ہے۔ یہ نہیں کہا گیا کہ خدا تمہاری طرف چل کر آئے گا اور تم اس کی طرف دوڑ کر جاؤ گے۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ تم خدا کی طرف چل کر جاؤ گے تو وہ تمہاری طرف دوڑ کر آئے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اسی سلسلے میں فرماتے ہیں:-

"اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا۔ لیکن اول تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔ یہ خام خیال ہے کہ بلا حرکت کئے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے۔ یہ سنت اللہ اسی طریق سے جاری ہے کہ ابتدا میں انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے پھر اس پر خدا تعالیٰ کا ایک فعل نتیجۃً ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنے مکان کے کُل دروازے بند کر دے تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہو گا۔ خدا تعالیٰ کا فعل اس پر یہ ظاہر ہو گا کہ مکان کے اندر اندھیرا ہو جائے گا۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اولاً "انسان کو اپنے آپ کو بااختیار سمجھنا چاہئے اور اس اختیار کے باوجود اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ نتائج خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ اگر وہ اولاً "بے اختیار ہو تو پھر نتیجہ کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور نتیجہ کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے کا کیا معنی۔ خدا نے بے اختیار کر دیا تو اس کا نتیجہ بھی بے اختیاری ہی کا نکلے گا۔ پس جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے پہلی حرکت ہماری طرف سے ہونی چاہئے اور وہ اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہم اپنے آپ کو واقعی بااختیار سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں ہر قدم پر ہماری رہنمائی فرمائے۔

سب سے پیچھے سب کے نیچے یہ اعزاز ہے میرا
سب کی سُن کر سب کی مانوں یہ انداز ہے میرا
میں اس فوج کا ایک سپاہی باقی سب ہیں افسر
وہ کرتا ہے پُشت پناہی' یہ اِک راز ہے میرا

ابو الاقبال

مَیں تو اپنے آپ سے باتیں کرتا رہتا ہُوں دن رات
ایک سزا کی صورت اس کو سہتا رہتا ہُوں دن رات
تم کو وہم ہوا ہے تم سے میری باتیں ہیں منسوب
اپنے اَشکوں کے دریا میں بہتا رہتا ہُوں دن رات

اٹھا رہا ہوں مَیں تمہید اک فسانے کی
تمہاری بات نہیں ہے یہ ہے زمانے کی
تم اپنا چہرہ اگر اس میں دیکھ پاؤ تو
یہ کوئی وجہ نہیں اَشکِ خُوں بہانے کی

اَچھّی باتوں کو اپناؤ اور اُنہیں پھیلاؤ
دنیا میں جو کرودھ کپٹ ہے اس کو ختم کراؤ
فرداً فرداً اچھے بن کر' سب اَچھّے بن جائیں
اے میری کمزور دُعاؤ کچھ تاثیر دکھاؤ

کس منہ سے مَیں کہوں کہ مَیں کچھ بھی نہ کر سکا
گرچہ یہ ٹھیک ہے مِرا دامن نہ بھر سکا
وہ میری پُشت پر تھا سمندر کی مَوج میں
ساحل پہ آکے بھی نہ مَیں از خود اُتر سکا

مخلوق ہوں تیری مجھے معلوم ہے لیکن
بندہ ترا بن جاؤں یہی میری دعا ہے
ہر لمحہ زباں پر یہی الفاظ ہوں جاری
"تُو میرا خدا میرا خدا میرا خدا ہے"

ابو الاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:-

وہ چند دعائیں جو اس کے بعد (کلام الٰہی) میں بیان ہوئی ہیں وہ میں بیان کر چکا ہوں۔ اب حضرت ایوبؑ کی اس دعا کی طرف آتا ہوں' سورہ انبیاء آیت ۸۴ میں اس کا ذکر ہے (-) اور یاد کرو ایوبؑ کو کہ جب اس نے بڑے درد سے اپنے رب کو پکارا کہ اے خدا مجھے تو بہت ہی دکھ پہنچ چکا ہے (-) اور میں جانتا ہوں کہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر تُو رحم کرنے والا ہے۔

اس سلسلے میں حضرت ایوبؑ کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کا مختصراً ذکر کرتا ہوں اور آپ کا تعارف بھی کرواتا ہوں کیونکہ بہت سے لوگ حضرت ایوبؑ کے متعلق بہت کم جانتے ہیں۔ حضرت ایوبؑ' حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پندرہ سو سال کے لگ بھگ پہلے پیدا ہوئے۔ 1550 کے قریب بیان کیا جاتا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو سو سال پہلے۔ آپ کی شخصیت کے متعلق اختلافات پائے جاتے ہیں۔ بعضوں کے نزدیک آپ بنی اسرائیلی نبی تھے اور بعضوں کے نزدیک آپ باہر کے کوئی نبی تھے جن کا ذکر وہاں ملتا ہے۔ مسلمان مفسرین نے آپ کو شام کے علاقے میں پیدا ہونے والا بتایا ہے اور بائبل میں مقام کا ذکر ہے لیکن اس کا مجھے صحیح پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کس علاقے کا شہر ہے جس کی طرف آپ کو نسبت دی گئی ہے' غالباً عوض لفظ ہے جس کے متعلق میں ابھی تحقیق نہیں کر سکا کہ وہ کون سا علاقہ بتایا جاتا ہے۔

بہرحال جہاں تک بائبل کی روایات کا تعلق ہے ان کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ حضرت ایوبؑ کو خدا تعالیٰ نے بہت سی نعمتیں عطا فرمائیں' دنیاوی اموال بھی' ریوڑ' گلے ہر قسم کے جانور' بیوی بچے' بہت ہی خوشحالی عطا فرمائی اور اس وقت علاقہ کے امیر ترین انسانوں میں سے تھے اور بہت ہی فیاض اور خدمت کرنے والے انسان تھے۔ شیطان کو آپ پر حسد ہوا اور شیطان نے خدا تعالیٰ سے بات کرتے ہوئے یہ کہا کہ ایوبؑ جو تیرا بندہ ہے' تو اس پر نازاں ہے کہ بڑی عبادت کرنے والا اور ان سب نعمتوں کے باوجود مجھے نہ بھلانے والا ہے' لیکن اسے آزمائش میں ڈال کر دیکھ پھر پتہ چلے گا' چنانچہ اس کے اموال تباہ کر دے' پھر میں دیکھوں گا کہ وہ کیسے تیرا بندہ رہتا ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اسے کہا کہ ہاں اموال پر تجھے تصرف دیا جاتا ہے اور حضرت ایوبؑ کے تمام اموال تباہ ہو گئے۔ پھر اس نے اولاد کا طعنہ دیا کہ اولاد تو اچھی ہے۔ دنیا کے جانور اور دولتوں کی بعضوں کو پرواہ نہیں ہوتی' اولاد کا صدمہ برداشت نہیں کر سکتے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو پہلے جلاوطن کروایا پھر مرنے دیا اور اولاد ضائع ہو گئی۔ پھر شیطان نے کہا کہ اس کے بدن کے اوپر مجھے تصرف دیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ اگر بدن کی آزمائش بھی چاہتے ہو تو یہ بھی کر کے دیکھ لو چنانچہ آپ کے بدن کو ایسی بیماری لگ گئی کہ بائبل کے بیان کے مطابق جسم میں ناسور ہو گئے اور نہایت ہی مکروہ قسم کی بیماری تھی جس سے لوگ بھی کراہت کر کے پناہ مانگتے تھے اور دوڑتے تھے اور جسم میں کیڑے پڑ گئے اور لوگوں نے آپ کو نکال کر بستی سے باہر کر دیا تب بھی حضرت ایوبؑ صابر و شاکر رہے اور خدا کے ساتھ وفا میں کوئی کمی نہ آئی۔ تب شیطان نے خدا سے کہا کہ بیوی تو ابھی تک ساتھ ہے اور وہ وفادار ہے' بیوی کی طرف سے بھی اس کو کچھ صدمہ پہنچے تو بیوی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے شیطان کی چال میں آکر یا کہانی یوں بیان کی گئی ہے کہ شیطان نے خود ہی سوچا کہ جس طرح میں نے حوا کو گمراہ کیا تھا میں اس کی بیوی کو بھی گمراہ کروں گا کہ یہ بھی ساتھ نہ رہے پھر میں دیکھوں گا کہ اس کا صبر ٹوٹتا ہے کہ نہیں۔ چنانچہ اس نے بیوی کو یہ کہا کہ یہ بچھڑا یا کوئی جانور میرے نام پر ذبح کرو تو تمہارا خاوند اچھا ہو جائے گا۔ گویا شرک کی تعلیم دی اور بیوی اس پر اس حد تک آمادہ ہو گئی کہ اس نے حضرت ایوبؑ سے اس کا ذکر کیا اور یہاں تک کہا کہ تم اب خدا کو چھوڑو۔ کہاں تک صبر کرے گا۔ اس سے موت مانگ اور اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کر۔ حضرت ایوبؑ اس پر ناراض ہوئے اور عہد کیا کہ اگر میں اچھا ہو جاؤں گا تو اس کو 100 کوڑے ماروں گا۔ اس شرک میں مبتلا ہونے کے نتیجہ میں یعنی بطور سزا اس کو میں سو کوڑے ماروں گا۔ اس پر بیوی چھوڑ کر چلی گئی اور اکیلے رہے تب بھی حضرت ایوبؑ ثابت قدم رہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ یہ تیری آزمائش کا دور تھا' تو اس پر پورا اترا ہے۔ اور جو کچھ تیرے نقصانات تھے وہ سب پورے ہو جائیں گے اور اب تو پہلی حالتوں کی طرف بلکہ ان سے بھی بہتر حالتوں کی طرف لوٹایا جائے گا۔ پھر بیوی بھی ملتی ہے پھر اولاد بھی آتی ہے۔ پھر اور جو شہر کے لوگ نکالنے والے تھے ان کے اندر بھی ندامت پیدا ہوتی ہے گویا کہ انجام اس واقعہ کا یہ ہے کہ حضرت ایوبؑ دوبارہ اپنی صحت کی طرف لوٹ آتے ہیں پرانی شان اور آن بان کی طرف بھی لوٹ آتے ہیں سب چھوٹے ہوئے' روٹھے ہوئے ساتھی واپس آجاتے ہیں' یہ ہے خلاصہ اور مفسرین نے بھی کم و بیش یہی مضمون بیان کیا ہے لیکن بعض تبدیلیوں کے ساتھ اور بائبل نے یہ لکھا ہے کہ شیطان فرشتوں کے گروہ میں شامل ہو کر خدا کے حضور میں پیش ہوا اور اس طرح خدا سے اس نے گویا فرشتہ بن کر باتیں کیں اور یہ سارا قصہ اس کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔ مفسرین نے اس کو قبول نہیں کیا اور اس کو نیا رنگ یہ دے دیا ہے کہ اس زمانے میں یعنی کہ حضرت ایوبؑ کے زمانے میں شیطان بعض دفعہ فرشتوں اور نبیوں کے درمیان باتیں سن لیا کرتا تھا' مچان لگا کر بیٹھا رہتا تھا اور وہ باتیں سن لیا کرتا تو ایک دفعہ فرشتوں کی اور حضرت ایوبؑ کی باتیں ہو رہی تھیں اور بڑی ان کی تعریف ہو رہی تھی اور انہوں نے خدا سے بھی عرض کیا کہ دیکھو کیسا نعمتوں والا بندہ ہے اور پھر اس کے باوجود عبادت کرتا ہے تو اس پر شیطان کو پتہ چل گیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے چنانچہ اس نے یہ شرارت شروع کی۔

حضرت (امام جماعت الثانی) نے (-) کبیر میں ذکر کیا ہے کہ اس سے ملتا جلتا ایک واقعہ ہریش چندر ایک ہندو بزرگ کا بھی بیان کیا جاتا ہے جن کے متعلق یہ آتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی طرح انعام یافتہ تھے جس طرح حضرت ایوبؑ کے ذکر میں ملتا ہے مگر وہاں شیطان کی بجائے بعض دیوتاؤں کو حسد پیدا ہوا۔ حضرت (امام جماعت الثانی) نے تو تفصیل سے ذکر نہیں کیا مگر میں نے پھر ان روایات کو مختلف تاریخی حوالوں سے دیکھا ہے۔

ہریش چندر کے متعلق مختلف روایات ملتی ہیں لیکن خلاصہ مختصراً یہی ہے کہ وہاں دیوتاؤں کو اس پر رشک آیا اور انہوں نے ہندو میتھالوجی کے مطابق سب سے بڑے خدا سے یہ کہا کہ ہمیں موقع دیں ہم اس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں۔ چنانچہ ایک دیوتا انسان کے روپ میں گیا' اس نے ہریش چندر سے کہا: سنا ہے کہ تو بڑا سخی داتا ہے۔ کیا میری استدعا کو قبول کرے گا؟ اس نے کہا ہاں جو مانگے گا میں دوں گا اور ہریش چندر کے متعلق بھی یہ مشہور تھا کہ وہ حد سے زیادہ وعدے کا پختہ ہے اور جو ایک دفعہ قول و قرار دے بیٹھے اس سے پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا' تو اس طرح پختہ قول لینے کے بعد اس نے کہا کہ اپنا سب کچھ مجھے دے دو۔ تمام جائیداد' دولتیں' اموال' گھر جو کچھ تیرا ہے سب کچھ دے دے اور ہریش چندر نے دے دیا اور اس کے بعد اس نے کہا کہ تو نے سب کچھ تو نہ دیا۔ ابھی تیرے بچے' بیوی' تو خود ہے اور تیرا جسم ہے' اس کا کیا ہوگا چنانچہ یہ طے پایا کہ ان سب کو وہ بیچ دیں اور ایک شودر نے' جو ہندو Cast System کے مطابق سب سے ذلیل قسم کی ذات ہے' آپ کو خرید لیا اور پھر وہ مشقتوں کا دور شروع ہوا اور بہت ہی سخت تکلیفیں ہوئیں۔ مصائب در پیش ہوئے تو ملتی جلتی کہانی ہے۔

حضرت (امام جماعت الثانی) کا یہ رجحان ہے کہ چونکہ زمانہ بھی کم و بیش ایک ہی ہے اس لئے بعید نہیں کہ حضرت ایوبؑ ایک ہندی نبی ہوں اور (جیسا کہ پہلے بھی میں نے بیان کیا ہے کہ بعض محققین کے نزدیک وہ اسرائیلی نہیں تھے) اس ہندی نبی کی روایات وہاں پہنچی ہوں اور ان کو بائبل کا حصہ بنا دیا گیا ہو۔

اس پس منظر میں اب میں (کلام الٰہی) کی وہ دعا آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کو سکھائی اور وہ یہ تھی (اور یاد کرو جب اس نے بڑے درد سے پکارا کہ مجھے تو بہت ہی دکھ پہنچ چکا ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے) یہاں ارحم الراحمین پر دعا کو ختم کیا گیا ہے کہ تُو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے حضرت ایوبؑ کی حالت کے متعلق جو تفاصیل ہیں وہ تو ہمیں (کلام الٰہی) میں نہیں ملتیں لیکن جتنے بھی اشارے ملتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو بہت سی تکلیفیں پہنچیں اور جسمانی عوارض بھی بہت لاحق ہوئے اور یہاں تک کہ آپ کو اپنا ملک چھوڑ کر بھی جانا پڑا چنانچہ منجملہ تفصیل کے ساتھ تو ذکر نہیں مگر یہ ضرور ملتا ہے کہ کچھ نہ کچھ واقعات جیسا کہ بیان کئے گئے ہیں ویسے آپ کے ساتھ ضرور پیش آئے یہاں تک کہ سب نے آپ کو چھوڑ دیا۔

ارحم الراحمین کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا میری تو یہ حالت پہنچ گئی کہ دنیا کے جتنے رحم کرنے والے ہو سکتے ہیں وہ تو منہ موڑ کر چلے گئے۔ میری بیوی نہ رہی' میرے بچے نہ رہے' میرے شہر والے نہ رہے' جو ایمان لائے تھے انہوں نے بھی کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اب میں اکیلا اپنے وطن سے نکلتا ہوں' تو مجھے بتا کہ میں کیا کروں' لیکن ان سب باتوں کے باوجود میں مایوس نہیں' تو ارحم الراحمین ہے۔ جس پر کوئی اور رحم کرنے والا نہ ہو اس پر تو رحم فرماتا ہے۔ اس دعا کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) کہ ہم نے اس دردناک پکار کو سنا اور قبول کیا (-) اور ان سب تکلیفوں کو کھول دیا اور تبدیل کر دیا جو اسے لاحق تھیں (-) ہم نے اس کے اہل بھی اسے واپس لوٹا دیئے اور اسے اس جیسے اور بھی بہت سے گھر عطا کئے جو اپنا سمجھتے ہوئے ان کے خاندان کی طرح ہی ہو گئے یعنی ان سے محبت کرنے والے ایسے خاندان عطا کئے جو اپنوں سے الگ شمار نہیں کئے جا سکتے تھے جس طرح بعض دفعہ انسانی تعلقات میں بعض خاندانوں میں ایسی محبت ہو جاتی ہے ایسا ملنا جلنا اور قرب کا تعلق ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی گھر کے افراد دکھائی دیتے ہیں پس مثلھم معھم میں یہ بھی خوشخبری دی گئی کہ ایک گھر تجھ سے چھٹا تھا' تجھے اور بھی بہت سے گھر ہم عطا کریں گے۔ (-) یہ خالصتاً ہماری طرف سے رحمت کے طور پر ہوگا (-) اور جو عبادت کرنے والے ہیں ان کے لئے یہ ہمیشہ کے لئے نصیحت ہوگی کہ جس قسم کے بھی ابتلاء درپیش ہوں مایوس نہیں ہونا چاہئے اگر صبر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الرفیق ظفر

حضرت ابراہیم علیہ السلام

امتہ الرفیق ظفر اپنی کتاب رتی الانبیا میں کہتی ہیں:-

"آدار" کالدی زبان میں بڑے پجاری کو کہتے ہیں- اور عربی میں یہی "آذر" کہلایا- چونکہ تارخ میں یہ باتیں موجود تھیں اس وجہ سے اسے آذر کہا گیا- اور آذر اس کا وصفی نام ہے- اور تارخ اس کا اسمی نام ہے- اور قرآن مجید نے وصفی نام آذر لیا ہے بعض کا خیال ہے کہ "آذر" اس بت کا نام ہے- "تارخ" جس کا پجاری تھا-

س- کیا قرآن مجید کے لفظ "اب" سے مراد آپ کے چچا ہیں؟

ج- بعض کے نزدیک حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام تارخ تھا- اور چچا کا نام آذر تھا- اور چونکہ چچا نے آپ کی پرورش کی تھی- اور وہ بمنزلہ باپ کے تھے اس لئے قرآن مجید میں "آذر" کو باپ کہہ کر پکارا گیا ہے- جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے اَلْعَمُّ صِنْوُ اَبِیْہِ یعنی چچا باپ ہی کی طرح ہوتا ہے- حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے نزدیک "اب" سے مراد آپ کے چچا تھے-

س- حضرت ابراہیمؑ کے والد کیا کرتے تھے-

ج- حضرت ابراہیم کے والد نجاری کا پیشہ کرتے تھے اور اپنی قوم کے مختلف قبائل کے لئے لکڑی کے بت بناتے اور فروخت کیا کرتے تھے-

س- حضرت ابراہیمؑ کا بچپن کیسے گذرا-

ج- حضرت ابراہیم بچپن ہی سے بتوں سے نفرت کرتے تھے- اللہ تعالیٰ نے شروع ہی سے آپ کو حق کی بصیرت اور رشد و ہدایت عطا کی تھی- آپ اس یقین پر قائم تھے کہ بت نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ کسی کی پکار کا جواب دے سکتے ہیں- اور نہ ہی کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں- آپ اپنے باپ کو خود اپنے ہاتھوں سے بتوں کو تراشتے اور فروخت کرتے دیکھتے اور سوچتے کہ وہ کس طرح خدا کے ہمسر ہو سکتے ہیں- آپ بچپن ہی سے بہت عمدہ بحث کرنے والے تھے-

س- حضرت ابراہیمؑ کے بچپن کا کوئی واقعہ بتائیں جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ کو بتوں سے نفرت تھی- اور توحید کے قائل تھے-

ج- یہودی روایات میں آپ کے بچپن کا یہ واقعہ درج ہے- ایک دفعہ باپ نے انہیں دکان پر بٹھا دیا کہ اگر کوئی بت خریدنے کے لئے آئے تو اسے بت دے دینا- ابھی تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ایک بڈھا شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں کوئی بت خریدنا چاہتا ہوں- انہوں نے پوچھا کون سا بت لیں گے- اس نے ایک بت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ فلاں بت مجھے چاہئے- وہ اٹھے اور بت لا کر اس کے سامنے رکھ دیا- اور پھر پوچھا آپ کی عمر کیا ہے- اس نے کہا کہ میری عمر ۷۰ سال کی ہے- حضرت ابراہیمؑ نے کہا یہ بت تو ابھی کل ہی بن کر آیا ہے- اس بڈھے پر اس بات کا ایسا اثر ہوا کہ وہ اس بت کو وہیں چھوڑ کر چلا گیا- جب ان کے بھائیوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے باپ سے شکایت کی کہ یہ تو ہمارے گاہک خراب کرتا ہے- باپ نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے- جس پر باپ نے آپ کی خوب خبر لی-

اور یہ پہلی تکلیف تھی جو توحید کی راہ میں اس پاک باز ہستی نے اٹھائی-

س- حضرت ابراہیمؑ کی زندگی کا نمایاں وصف کون سا تھا-

ج- حضرت ابراہیمؑ کی زندگیا کا نمایاں وصف تھا صداقت کی تائید کے لئے دلائل اور براہین پیش کرنا- اور اپنے مخالف سے اعلیٰ درجہ کی بحث کر کے اسے خاموش کرا دینا- یہاں تک کہ مخالف حقیقت کو سمجھ جائے-

س- ابراہیمؑ کے کیا معنی ہیں-

ج- ابراہیمؑ کے معانی (۱) بڑی عمدہ بحث کرنے والا- (۲) نہایت اعلیٰ درجہ کے دلائل پیش کرنے والا- (۳) ایسی باتیں کرنے والا جس سے دوسرا شخص حقیقت کو سمجھ جائے (۴) مقدسوں اور ایمانداروں کا باپ-

س- بائبل میں حضرت ابراہیمؑ کا کیا نام آیا ہے-

ج- بائبل میں حضرت ابراہیمؑ کا نام "ابرام" اور ابراہام آتا ہے- عبرانی زبان کیونکہ عربی زبان سے ہی نکلی ہے عربی زبان میں ابرام کے معانی بات کو پکا کرنے والا کے ہیں- اسی طرح نہایت عمدگی کے ساتھ بحث کر کے مدمقابل کو ساکت کر دینے والا کے ہیں اچھی طرح بحث کرنے والا اور اپنا مافی الضمیر اچھی طرح سمجھانے والا کے ہیں- بائبل میں لکھا ہے- تب ابرام منہ کے بل گرا اور خدا اس سے ہمکلام ہو کر بولا کہ دیکھ میں جو ہوں- میرا عہد تیرے ساتھ ہے- اور تو بہت قوموں کا باپ ہو گا- اور تیرا نام پھر ابرام نہ کہلایا جائے گا- بلکہ تیرا نام ابراہام ہو گا- کیونکہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ ٹھہرایا-

س- حضرت ابراہیمؑ کا نام بائبل میں ابرام سے ابراہام تبدیل کرنے کی کیا وجہ تھی-

ج- حضرت ابراہیمؑ کا نام بائبل میں ابرام سے ابراہام تبدیل کرنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اب تُو ابرام نہیں کہ "ایک فرد نہیں" بلکہ ابراہام ہو گا یعنی بہت قوموں کا باپ عبرانی زبان کا قاعدہ ہے کہ "ھا" لگانے سے جمع بن جاتی ہے ان معنوں کی تائید قرآن مجید بھی کرتا ہے- کہ ابراہیم ایک امت تھا-

---

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا-

10 جنوری 1958ء

ہماری تاریخ

the TRUTH 10-1-1958

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

نائیجیریا کے اخبار دی ٹروتھ کے 10- جنوری 1958ء کے شمارے میں حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی کی وفات کی خبر شائع ہوئی- اس خبر کی رپورٹنگ محترم شیخ نصیر الدین احمد نے کی- آپ نے لکھا کہ شیخ یعقوب علی عرفانی جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اوّلین رفقاء میں سے تھے اور ایک محدود تعداد کے اندر آتے تھے- 5 دسمبر 1957ء کو سکندر آباد جنوبی ہندوستان میں 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے-

آپ ایک نہایت مضبوط ایمان کے فرد تھے- جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اپنی صحافتی اہلیت سے بڑی نمایاں خدمت کی- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں الحکم اور البدر دو ہفتہ وار اخبار شروع کئے گئے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان دونوں اخباروں کو جماعت کے دو بازو کہا کرتے تھے- الحکم شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے 1898ء میں شروع کیا تھا اور البدر ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے- ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب 1957ء وفات پا گئے-

1893ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جماعت کے افراد سے فرمایا کہ ایک ایسا اخبار جاری کیا جانا چاہئے جو سلسلہ کی نمائندگی کرے- تاکہ جماعت کو بتایا جا سکے کہ اس کے افراد کے کیا

باقی صفحہ 6 پر

یادِ رفتگان

نذیر احمد خادم

محترم چوہدری احمد دین چٹھہ صاحب

میرے پیارے والد محترم چوہدری احمد دین صاحب چٹھہ قریباً 12 سال قبل (17 نومبر 1983) کو بمقام گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر ضلع نواب شاہ (موجودہ ضلع نوشیرو فیروز) میں وفات پا کر اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے- ہم بھی اللہ کے ہیں اور اسی کے حضور ہمیں حاضر ہونا ہے- آپ کی تدفین بھی اسی گوٹھ سے ملحق قبرستان میں ہوئی- آپ گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے- آپ کا نمایاں وصف رشتہ داروں سے حسن سلوک اور بنی نوع انسان کی ہمدردی و غمخواری تھا- عفو و درگزر تو گویا ان کی گھٹی میں رچا ہوا تھا- بہت نرم دل اور دوسروں کے دکھوں میں شریک ہونے والے تھے- عبادت کا ذوق رکھتے تھے مجھ سے جب کبھی ادائے عبادت میں تاخیر ہو جاتی تو بہت محسوس کرتے اور نرمی سے بروقت ادائیگی کی تلقین فرماتے- خطوط کے جواب بڑی تفصیل سے لکھواتے اور نام بنام سلام لکھواتے- اس سلسلہ میں الفاظ کے استعمال میں بہت احتیاط فرماتے- دوسروں کی طبیعت پر ناگوار اور گراں گزرنے والا لفظ تبدیل کروا کر نرم اور انسانی عزت و وقار کو ملحوظ رکھنے والا لفظ لکھواتے- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات اور آپ کے جانشینوں کے خطبات روانی سے پڑھ لیتے- میری تربیت کی خاطر الفضل، تشحیذ الاذہان اور خالد وغیرہ رسائل مجھ سے سنتے اس کا آئندہ زندگی میں مجھے بے انتہا فائدہ ہوا یہاں تک کہ بیسیوں دینی موضوعات پر لکھنے کی توفیق ملی- آخری حصہ عمر میں جب نظر کمزور ہو گئی تو کتب سلسلہ اور خطبات مجھ سے اور اپنے پوتے پوتیوں سے سنتے- بیمار اور مریض کے علاج میں حتی المقدور بہت ہی سعی فرماتے-

میرے والد محترم اپنے خاندان میں بہت ہر دلعزیز تھے- سب چھوٹے بڑے اور ہم آپ کی اولاد بھی آپ کو "میاں جی" کہہ کر پکارتے- آپ اپنے بچوں بچیوں سے بہت شفقت کرتے- مارنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا- غلطی پر بہت عمدہ طریق پر نصیحت کرتے- مجھ پر آپ کا ایک خاص احسان یہ ہے کہ میرے اصرار پر مجھے ٹی آئی ہائی سکول گھٹیالیاں میں پڑھایا- مرکز اور امامت سے بے حد عقیدت و محبت رکھتے- آخری بار یہاں ہم سے رخصت ہو کر ربوہ سے ہوتے ہوئے سندھ گئے- جب زیادہ بیمار ہوئے تو آپ کے سب سے چھوٹے فرزند برادرم مکرم منیر احمد صاحب بسمل بطور مربی نائیجیریا میں تھے میں نے عرض کیا کہ حضرت صاحب سے درخواست کی جائے کہ منیر کو جلدی واپس بلا لیں مگر آپ نے اسے پسند نہ فرمایا- آپ برادرم منیر احمد بسمل کی نائیجیریا سے واپسی سے قریباً ایک سال قبل ہی اللہ کو پیارے ہو گئے- آپ دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے- ہمارے دادا جان محترم چوہدری شاہ دین صاحب چٹھہ نے 1915ء یا 1916ء میں سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تو والد صاحب نے اپنے دوسروں چاروں بھائیوں سے پہلے سلسلہ میں شمولیت کی سعادت پائی-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

ایک سفر کی روئیداد

زندگی ایک سفر ہے' خوشگوار بھی اور کٹھن بھی- جانگسل بھی اور جاں نواز بھی- یہ شاہراہ کبھی تو کڑکتی گرمی کی زد میں آجاتی ہے اور کبھی سرسبز و شاداب وادیاں سایہ دار درختوں کا فرحت بخش سایہ راحت و آرام کا سامان بنتا ہے- پچھلے دنوں ہمیں بھی ایک سفر درپیش ہوا- درپیش تو شاید مجبوری کی کیفیت ظاہر کرتا ہے مگر یہ تو ایک تفریحی سفر تھا- میدانی علاقوں کی گرمی جب ناقابل برداشت ہو جاتی ہے تو جی چاہتا ہے ایسی جگہ جا رہئے جہاں چلچلاتی دھوپ- غضب ناک گرمی اور جھلسانے والی لو سے پناہ ملے- سو ہم روانہ ہوئے سوئے شمال- جہلم سے آگے گئے تو ایک بورڈ نے ہمیں روکا- لکھا تھا قلعہ روہتاس- اور ہم نے رخ اس سمت موڑ لیا- اکثر یوں ہوتا ہے کہ آپ راستہ پوچھیں تو کوئی دائیں اشارہ کرتا ہے کوئی بائیں- ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا- اور ہم میلوں غلط راستہ پر نکل گئے- پھر واپس ہوئے- آگے دو مشکل مقام آئے ایک تو دریا کے پاٹ میں سے گذرنا یہاں ایک کار کے پہیہ کے نشانوں نے غلط راہنمائی کر دی اور پھر ہم پھنس گئے بلکہ دھنس گئے ریت میں- اللہ تعالیٰ کا فضل یہ ہوا کہ چھ لوگ ہماری بیچارگی کو دیکھ کر بھاگے اور ہمیں ریت کی جکڑ بندیوں سے آزاد کیا- ریت کیا ہے؟ پتھروں کے نہایت باریک- بے طاقت' معصوم سے ذرے جو بظاہر بڑے کمزور نظر آتے ہیں جو پہیہ کے نیچے دب تو سکتے ہیں گاڑی کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتے- مگر جب ان سے واسطہ پڑے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کمزور بے حقیقت سے ذرے جب متحد ہو جائیں تو گاڑی کا پاورفل انجن ان کے سامنے عاجز آ جاتا ہے- اگر ہمیں نصرت خداوندی حاصل نہ ہو جاتی تو شاہد ہم بھی دریا پہ پہنچ کے اپنا سبو توڑ دیتے- دوسرا مرحلہ دریا میں سے گاڑی گزارنے کا تھا اور اس سے مشکل فوراً ایک ڈھلوان پہ' جس پہ بے اندازہ بکھرے ہوئے پتھر ہیں' چڑھنے کا تھا- گاڑی نے اوپر چڑھنے کی کوشش کی- نیچے سے پتھروں نے یلغار بلکہ بمبارڈمنٹ کر دی- بمشکل تمام یہ مرحلہ طے ہوا-

قلعہ روہتاس شیر شاہ سوری نے ۱۵۴۲ء میں بنوانا شروع کیا- جو پانچ سال میں مکمل ہوا- اس پہ ۲۳۱۰۰۰۰۰۰۰ روپے لاگت آئی یعنی آج سے ساڑھے چار سو سال قبل ۲۳ ارب روپے لگے- ناقابل یقین سی بات معلوم ہوتی ہے- لیکن جب یہ علم ہوا کہ قلعہ نو کلومیٹر پہ محیط ہے اور اس کی ایک ایک دیوار ۶۰-۸۰ فٹ چوڑی ہے تو یہ رقم قرین قیاس معلوم ہونے لگتی ہے- گویا اس پہ بھی تاج محل کی طرح اشرفیوں کی تھیلیاں دریا میں پھینکنے والی مثال صادق آتی ہے اس کے در و دیوار' اس کے پر شوکت دروازے اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں کہ اسے بڑی محنت- محبت اور کاریگری سے بنایا گیا اور فی الحال اتنی تفصیل کافی ہے- چلئے آگے چلتے ہیں-

سفر تو لمبا تھا- جب مانسہرہ پہنچے تو مجھے اس کالج کی تلاش ہوئی جس سے میں بھی کبھی متعلق رہا- ۱۹۵۹ء کا انٹرمیڈیٹ کالج آج پوسٹ گریجویٹ ڈگری کالج ہے- موجودہ پرنسپل صاحب اور ان کے سٹاف نے اس کالج کے بانی پرنسپل کا پرتپاک استقبال کیا- مجھے پرنسپلوں کے ناموں کا بورڈ دکھلایا- سرفہرست میرا نام تھا- ایک صاحب نے بڑی عقیدت کا اظہار کیا- وہ اس وقت کے شاگرد اور آج کے پروفیسر ہیں- بڑے اچھے لوگ بڑے پیار سے ملے- حقیقت یہ ہے جہاں باہمی احترام کا رشتہ قائم ہو وہاں علاقائی تعصبات حائل نہیں ہوتے- عزت و احترام کی فضا قائم رہے تو سب تفریق اور تفرقے مٹ جاتے ہیں- رخنہ اندازیاں نہ ہوں تو ایک علاقہ کے لوگ دوسرے کے قریب آسکتے ہیں- افسوس ہم غلط سمت نکل رہے ہیں-

ایبٹ آباد سے ہوتے ہوئے بالاکوٹ پہنچے- ایک بڑی خوبصورت جگہ پر واقعہ دریائے کنہار کے کنارے ایک ہوٹل میں قیام کیا- سرفہرست کام حضرت سید احمد شہید صاحب کے مزار پر حاضری دینا تھا- اس ارادے سے نکلے تو حیرانی ہوئی یہ جان کر کہ بعض مقامی لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ مزار کہاں ہے- آخر پوچھتے پوچھتے وہاں پہنچ ہی گئے- مگر نہ کہیں تختی نہ کوئی بورڈ- نہ مزار کی کوئی شے نمایاں جو دور سے نظر آئے- ایک عام سا چھوٹا سا قبرستان- چند قبروں کے اندر گھری ہوئی ان کی قبر- نہ کوئی بڑا دروازہ نہ کوئی نمایاں نشانی- بلکہ دکھ ہوا یہ دیکھ کر کہ وہ سیڑھیاں جو قبرستان کو جاتیں- کوڑا کرکٹ سے اٹی پڑی تھیں- اندر مزار پہ ایک مجاور صاحب ضرور براجمان تھے- جنہوں نے مسکرا کے ہمارا استقبال کیا- اور میں ان پر برس پڑا- یہ قدر کی ہے آپ لوگوں نے ان شہید کی کہ سارے بازار کا کوڑا کرکٹ ان کی آخری آرام گاہ کے آگے لا ڈھیر کیا ہے؟ مگر وہ کن انکھیوں سے اپنی صندوقچی اور میری جیب کی طرف دیکھتا رہا- واہ اہالیان بالاکوٹ خوب قدر کی ہے آپ نے ان عظیم مجاہد کی-

بالاکوٹ کی صبح بڑا خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہے- ہوٹل کی گراؤنڈ میں رنگین چھتریوں کے نیچے بیٹھ کے دریائے کنہار' جو عین نیچے بہہ رہا تھا' کا نغمہ ایک عجیب لطف دیتا ہے- ایک مسلسل نغمہ- پرلطف نغمہ- یوں معلوم ہوتا کہ دریا اپنی ترنگ میں خوشی کے گیت گا رہا ہے- بڑے زور و شور سے آگے بڑھتا ہوا پانی چھوٹے- بڑے پتھروں سے ٹکراتا اچھلتا- کودتا اپنی آزادی کے گیت گاتا چلا جا رہا ہے- چھ ہزار فٹ کی بلندی سے اترتا ہوا پانی تیز سے تیز تر ہوتا چلا جا رہا ہے اس میں قوت بھی ہے شان و شوکت بھی اور پاکیزگی بھی- کیونکہ یہ اتنا صاف و شفاف ہے کہ تہ میں پڑے ہوئے پتھر بھی صاف دکھائی دیتے ہیں- اجلا اجلا جھاگ اڑاتا ہوا پانی ایک مسلسل نغمہ- سریلا نغمہ پیدا کرتا چلا جا رہا ہے- آپ گھنٹوں اس کے کنارے اس کے سہانے نغمے سنتے رہیں آپ پر وجد طاری ہو جائے گا- کتنا حسن ہے قدرت کے نظاروں میں! کیا پاکیزگی! کیا سرور کی کیفیت! کیا سحر! اور میں مسحور ہو کر اللہ کی حمد کے ترانے سنتا چلا گیا-

باتیں تو بہت ساری ہیں مگر اب میں رخ کرتا ہوں سوات کی جانب مینگورہ سے کچھ دور شانگھوائی ایک چھوٹی سی خوبصورت جگہ ہے- یہاں ایک دوست کے خالی مکان میں ہمارا قیام تھا- ہمسایہ میں ایک بڑے خان صاحب کا بڑا سا بنگلہ تھا- ان سے نہ جان نہ پہچان- مگر ہم پہنچے تو انہوں نے ہمارا یوں استقبال کیا گویا کوئی قریبی عزیز آن پہنچے- ناشتے کی میز پہ متنوع مشروبات و ماکولات اور کھانے کی میز ان کی خوش ذوقی کی آئینہ دار- اسی پہ اکتفا نہیں وہ ہمارے ہر چھوٹے سے چھوٹے آرام' و آسائش کے لئے متردد نظر آئے- اور اپنی فوج ظفر موج کو کاموں کے لئے دوڑاتے رہے- خلیق بھی اور مہمان نواز بھی- اللہ ان کا بھلا کرے انسانوں کے اندر جھانکیں تو بہت خوبصورتی دکھائی دیتی ہے- یہ پنجابی' پٹھان کا روپ- یہ تفاوت- یہ تفریق- یہ لسانی' علاقائی دیواریں' یہ سب مصنوعی ہیں- سیاستدانوں کی تعمیر کردہ وگرنہ ہم سب ایک ہیں- قریب آنے کا موقعہ ملے تو محبت کے سوتے پھوٹ پڑتے ہیں- ہاں البتہ یہ اظہار محبت سب سیاستدانوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتا- وہ علاقائی تعصبات کو ہوا دے کے خوش ہوتے ہیں- آخر انہوں نے بھی تو اپنی دوکان چمکانی ہے' اچھا چمکائیں اپنی دوکان ہم آگے چلتے ہیں-

آپ کو ایک ایسی جگہ لے چلتے ہیں جہاں پہنچ کر آپ ان سب پریشان کن خیالات کو بھول جائیں گے اور آپ حسین نظاروں کی دلفریبی میں کھو جائیں گے کالام بہت خوبصورت ہے- یہاں پھر دریائے سوات سے ملاقات ہوئی- کتنی طاقت کا مظاہرہ تھا- کیا زور و شور- جھاگ اڑاتا- شور مچاتا ایک بے لگام گھوڑے کی طرح فراٹے بھرتا ہوا معلوم دیا- رفتار ایسی کہ جو سامنے آئے اسے بے دست و پا کر دے- اگر میدان میں بھی ایسی تیزی ہو تو کناروں کو کاٹ کھائے لیکن یہاں دونوں طرف سخت پتھر کے کنارے اسے قابو کئے ہوئے ہیں- اس کے پانی میں مجھے ان نوجوانوں کا عکس نظر آیا جو خود سر' جوشیلے اور بے قابو ہیں- مجھے خیال آیا کہ اگر ان کو بھی اسی دریا کی طرح سخت حدود و قیود میں مقید کر دیا جائے تو نہ وہ خرابی کر سکیں نہ تباہی لا سکیں- جوشیلے دریا نے ہمیں جوشیلے نوجوانوں کی یاد دلادی آیئے واپس دریا کی جانب- اوشو میں دریا اور بھی غضب ناک ہو جاتا ہے ایک خوبصورت ہوٹل میں عین دریا کے اوپر بیٹھ کر آپ اس کی گھن گرج سن سکتے ہیں اور اردگرد کے حسین نظاروں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں اور ہاں! یہاں سے آپ چاہیں تو ٹراؤٹ مچھلی بھی خرید سکتے ہیں (۱۱۰ روپے کی ایک چھوٹی سی زندہ مچھلی)-

میں مسحور ہوا قدرت کے اس شاہکار سے جو کالام اور اوشو جاتے ہوئے نظر آیا- پہاڑوں کے درمیان' ایک حسین وادی' ایک سبزہ زار' جس میں مخملیں گھاس کی بساط بچھی ہوئی- بے شمار چیل کے درخت- آسمان سے باتیں کرتے ہوئے- ایک انداز دلربایانہ سے کھڑے ہوئے ایک دوسرے سرگوشیاں کرتے ہوئے- قدرت کا حسن کا شاہکار آپ کی آنکھوں کے آگے- فضا پر ایک سکوت- ایک پراسرار خاموشی اور پھر سائیں سائیں کرتی ہوئی آواز- ایک سریلا نغمہ- کتنی پاکیزگی ہے اس فضا میں' کیا حسن ہے' کیا مسحور کن نظارہ- اللہ جمیل و یحب الجمال-

اب آیئے آپ کو دکھائیں کہ انسانوں نے ان حسین نظاروں کے ساتھ کیا سلوک کیا- ملم' جبہ' کوئی دس ہزار فٹ اونچا پہاڑ' کافی مشکل راستہ آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیں تو ایک پرشکوہ- بہت بڑی عمارت' دور سے یوں معلوم ہوتا ہے گویا سنگ مرمر کی بنی ہو- دوسرے پہاڑ پہ چیئرلفٹ جس پہ چند چیئرز لٹک رہی ہیں- دو خوبصورت پہاڑیاں' بہت خوبصورت نظارہ انسانوں نے چاہا کہ یہاں سکی ریزارٹ Ski Resort بنائی جائے- برف پر پھسلا جائے- برف سے کھیلا جائے مگر اس منصوبہ کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ کسی نے یہ معلوم کرنے کی زحمت گوارا نہ کی کہ آیا یہاں برف پڑتی بھی ہے یا نہیں اور اگر پڑتی ہے تو کیا اتنی کہ اس پر سکیٹنگ ہو سکے یہ ہیں ہمارے بڑے آدمیوں کے کام اور یہ ہے ہماری منصوبہ بندی' سویڈن سے پیسہ مل رہا تھا ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا تھا سو ایک محل کھڑا کر دیا گیا جو آج مقفل ہے' چیئرلفٹ کسی انسان کو تو لفٹ نہ کر سکی البتہ غیر ملکی پیسہ کو لفٹ کر گئی اور آج ان عقلمندوں کی عقل پر نوحہ خواں ہیں- بے اندازہ سامان سے بھرا ہوا ہوٹل منصوبہ سازوں کا مذاق اڑا رہا ہے- کیسا تباہ کیا ہے انسانوں نے قدرت کے اس حسین علاقہ کو- آج زائرین تو آتے ہیں مگر بند ہوٹل اور بے کار چیئرلفٹ کو دیکھ کر اور یہاں کے پکوڑے کھا کر (پکوڑا گر کی چاندی ہے) لوگوں کی عقل و دانش پہ ہنستے چلے جاتے ہیں-

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

طالبان کا صدر ربانی سے مطالبہ

طالبان نے مطالبہ کیا ہے کہ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیں- ورنہ وہ ایک طوفانی حملہ کرکے کابل پر قبضہ کرلیں گے- روسی ٹیلی ویژن نے ماسکو سے شام کی خبروں میں افغانستان کی تیزی سے ابھرتی ہوئی نئی مسلح تنظیم طالبان کا یہ انتباہ نشر کیا ہے- ماسکو ریڈیو نے بتایا ہے کہ طالبان نے کابل میں مقیم تمام غیر ملکیوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ شہر چھوڑ کر چلے جائیں تاکہ غیر ضروری طور پر جانوں کا اتلاف نہ ہو-

کچھ عرصہ قبل طالبان کے نام سے ابھرنے والی اس مسلح تنظیم کو پریس میڈیا میں بڑی کوریج ملی تھی- انہوں نے جب کابل کا رخ کیا تو ایک مجاہد لیڈر گلبدین حکمت یار نے ان کا مقابلہ کرنے کی بجائے ان کو راستہ دے دیا- اس کو طالبان کی بڑی کامیابی سمجھا گیا- طالبان نے کابل کے دروازے پر دستک دی تو صدر برہان الدین ربانی کی فوجوں نے ان کو بڑی آسانی سے بھگا دیا- یہ طالبان کا پہلا جنگی معرکہ تھا جس میں وہ بری طرح ناکام رہے- طالبان اس کے بعد کچھ عرصہ تک بالکل خاموش رہے اور لگتا یوں تھا کہ جیسے وہ اب دوبارہ نہ اٹھیں گے- لیکن اب یوں معلوم ہوتا ہے کہ خاموشی کے اس وقفے میں طالبان کو منظم کرنے والے عناصر ان کی فوجی ٹریننگ کر رہے تھے- اگرچہ ابتداء میں طالبان کو دینی مدارس کے طلباء کا ایک غیر منظم اور فوجی تربیت سے عاری گروہ کہا گیا تھا' اور انہوں نے ثابت بھی یہی کیا کہ وہ جنگ لڑنے کے اہل نہیں ہیں- لیکن خاموشی کا وقفہ گذار کر جب طالبان دوبارہ سامنے آئے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پوری تیاری کے ساتھ آئے ہیں پہلے انہوں نے غور پر قبضہ کیا- پھر ہرات پر اور پھر چند مزید علاقوں پر قبضہ کر کے اب کابل پر حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں-

طالبان کے بارے میں افواہ یہ تھی کہ ان کو پاکستان نے منظم کیا ہے- بعض لوگ ان کے پیچھے امریکہ کا ہاتھ بھی بتاتے تھے لیکن یہ بات کسی بھی مرحلے پر کھل کر سامنے نہیں آئی- اب جبکہ طالبان نے نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں تو افغان حکومت نے کھلم کھلا الزام لگایا ہے کہ پاکستان طالبان کی مدد کر رہا ہے- پاکستان کی وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور پاکستان کا دفتر خارجہ اس کی مسلسل تردید کر رہا ہے- لیکن افغان حکومت کو طالبان کی قوت سے اس قدر خطرہ لاحق ہے کہ انہوں نے غصے میں آکر پاکستانی سفارت خانے پر حملہ کرا دیا اور کئی پاکستانی سفارت کار جن میں سفیر موصوف بھی شامل تھے شدید زخمی ہوئے اس واقعے سے پتہ چلتا ہے کہ صدر ربانی کی قطعی رائے یہی ہے کہ پاکستان طالبان کی پشت پناہی کر رہا ہے- اور انہوں نے اس کا بدلہ پاکستان کے سفارت خانے پر حملہ کرکے لے لیا ہے- اس واقعے کے بعد کابل میں پاکستانی سفارت خانہ بند کر دیا گیا اگرچہ دیگر شہروں میں موجود پاکستانی قونصل خانے بدستور کام کرتے رہیں گے-

پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے پاکستان کے سفارت خانے پر حملے کو ایک سنگین واقعہ قرار دیا اور افغان حکومت سے کہا کہ وہ اس واقعے پر معافی مانگے-

پھر یہ خبریں سامنے آئیں کہ بھارت کی فوج کی ایک قابل ذکر تعداد افغانستان آگئی ہے- اس کی تعداد اس خبر میں دس ہزار بتائی گئی- تاہم ابھی تک کسی آزاد ذریعے سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی-

تازہ اطلاع کے مطابق پاکستان نے افغانستان کو دی جانے والی بعض سہولتیں واپس لے لی ہیں-

یاد رہے کہ افغانستان دنیا کے ان چند ممالک میں شامل ہے جن پاس کوئی بندرگاہ نہیں اور چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ہے- اس صورت حال میں افغانستان کا پاکستان پر بہت انحصار تھا- کیونکہ افغانستان کو نزدیک ترین سمندر کراچی کا ہی لگتا ہے- اور افغانستان کی ساری تجارت پاکستان ہی کے راستے ہوتی ہے- اگر پاکستان یہ راستہ بند کردے تو افغانستان کی مشکلات میں بے حد اضافہ ہو جائے گا-

ooo

یورپی یونین کو فعال بنانے کا فیصلہ

سرد جنگ کے ختم ہونے اور کیمونسٹ نظام کے خاتمہ اور کیمونزم کے نظریات پر مبنی حکومتوں کا تختہ الٹنے جانے کے بعد روس کی عالمی سپر پاور ہونے کی حیثیت بھی ختم ہوگئی-

اب عالمی سطح پر دیکھا جائے تو صرف امریکہ سپر پاور ہے- امریکہ کے بعد عالمی سطح پر کوئی طاقت موجود ہے تو وہ یورپ کی یونین ہی ہے- جو دن بدن امریکہ کے مقابلے پر آرہی ہے-

جرمنی کے چانسلر مسٹر ہلمٹ کوہل اور فرانس کے صدر جیکوئس شیراک نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ 1996ء کے بعد یورپی یونین کو زیادہ فعال بنایا جائے گا جرمنی اور فرانس کا خیال ہے کہ وہ برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر جان میجر پر یہ واضح کریں گے کہ یورپی یونین کو مضبوط بنانے کے فیصلوں کو اگر اس نے ویٹو کیا تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا- اور وہ 1996ء کے ماسٹرچ سمجھوتے پر نظر ثانی کا کام برطانیہ کے انتخابات تک ملتوی کر دیں گے-

عام خیال یہ کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر جان میجر کی مقبولیت کم ہے اور وہ شاید برطانیہ کا آئندہ الیکشن نہ جیت سکیں گے-

باقی صفحہ 7 پر

Fading Hopes

The Fading Hopes are hopes in vain
They centre round the worldly gain
And the worldly gain does never last
In no time it becomes a thing of the past
And a past pleasure is always pain
To have it, I think none can be sane
Then why to have a fading hope
Then why to tie a thickly rope
Around the neck, the legs, the waist
And be in a trouble for a hellish taste
Let all the hopes be linked with God
Let's banish, from mind, whate'er is odd.

SONGS OF THE SOUL

دھندلائی ہوئی امیدیں

دھندلی امیدیں ایسی امیدیں ہیں جنہیں بے معنی کہا جاسکتا ہے یہ امیدیں دنیاداری کے منافع کے گرد گھومتی ہیں اور دنیاداری کا منافع زیادہ دیر باقی نہیں رہتا- تھوڑی دیر کے بعد یہ ماضی کی ایک چیز بن جاتا ہے اور ماضی کی آسائش کی یاد ہمیشہ دکھ اور درد پیدا کرتی ہے- اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنا میرا خیال ہے کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے- پھر ہم دھندلا جانے والی امیدوں کے پیچھے کیوں بھاگیں- پھر ہم ایک موٹا سا رسّہ اپنی گردن کے گرد' ٹانگوں کے گرد اور کمر کے گرد کیوں کسیں' اور اپنے آپ کو ایک انتہائی تکلیف میں ڈالیں- چاہئے کہ ہماری امیدیں خدا تعالیٰ سے وابستہ ہوں- اور ہر وہ چیز جو اس کے خلاف ہے وہ ہمیں اپنے دل سے نکال دینی چاہئے-

بقیہ صفحہ 3

کے ساتھ عبادت پر قائم رہتے ہوئے صرف خدا کی ہی طرف جھکو گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ تمہارے دکھوں کو دور فرمادے گا اور ہر تکلیف کو راحت میں تبدیل فرمادے گا-

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا- ص 287 تا 292)

بقیہ صفحہ 4

فرائض ہیں اور وہ کس طرح پورے کئے جانے چاہئیں- آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص اس سلسلے میں آگے بڑھ کر اس کام کو شروع کرے اور اس کے اس کام کے لئے آسمان کے فرشتے بھی اس کے لئے دعائیں کریں گے- حضرت شیخ عرفانی صاحب نے اخبار نکالنے کی تمام مالی اور صحافتی ذمہ داری اٹھا کر الحکم جاری کر دیا-

یہ اخبار صدر انجمن احمدیہ کی نگرانی میں شائع ہوتا تھا 1924ء میں حضرت شیخ عرفانی صاحب حضرت امام جماعت الثانی کے ساتھ انگلستان گئے- آپ وہاں کی بیت الفضل کے افتتاح کے موقعہ پر وہاں موجود تھے- 1934ء میں جب الحکم نے دوبارہ اشاعت جاری کی تو حضرت امام جماعت الثانی نے آپ کو ایک تعریفی خط سے نوازا اور فرمایا کہ

الحکم نے جو خدمات سرانجام دی ہیں اور اس کے علاوہ البدر نے بھی جن سے ماحمدیت کے اوائل ایام کی تاریخ محفوظ ہو گئی ہے- اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شب و روز کے قول و فعل بھی سامنے آگئے ہیں- یہ ایک ایسی بیش بہا خدمت ہے کہ اسے کروڑوں روپے خرچ کر کے بھی خریدا نہیں جا سکتا- حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر جو نائیجیریا کے پہلے مربّی تھے- نے بتایا ہے کہ حضرت شیخ عرفانی صاحب کو ہمیشہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ دیکھا اور ہر وقت آپ کے ہاتھ نوٹس (Notes) لینے میں مصروف پائے گئے- آپ کے بڑے صاحبزادے محترم محمود احمد صاحب عرفانی جو تقریباً بارہ سال قبل وفات پاچکے تھے کہا کرتے تھے کہ آپ کے باپ ہمیشہ اس بات کی نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ انہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت صاحب کے خاندان کے ساتھ رہنا چاہئے اور کبھی بھی ان سے پرے نہیں ہٹنا چاہئے- حضرت شیخ عرفانی نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں- بعض کتابیں تو انہوں نے زندگی کے آخری سالوں میں شائع کروائیں- یہ تمام کتابیں اردو زبان میں لکھی گئیں-

گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے- اور خدا تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

یوم تحریک جدید

27- اکتوبر 1995ء

○ حسب فیصلہ مجلس مشاورت 1991ء کہ
"وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔"
(1) اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" مورخہ 27- اکتوبر 1995ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔
(2) اس موقع پر امراء صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔
(3) خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔
(4) اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات وافضال الہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔
(5) اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔
1 احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے۔
2 مطالبات وقف اولاد / وقف زندگی (الف) والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
(ب) نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔
(ج) رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
3 اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
4 جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں
5 عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں
6 راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں
7 قومی دیانت کا قیام کریں۔
8 مقصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔
امراء صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ضرورت خادم

○ بیت الذکر محلہ دار النصر غربی (الف) ربوہ کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بالمشافہ کیا جائے گا۔ ضرورت مند صدر محلہ مکرم محمد ابراہیم بھامڑی صاحب سے رابطہ کریں۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے اسامہ ناصر کا نام تبدیل کر کے اسامہ ذکی احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ اس کو اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔
حافظ ناصر احمد
12/11 دار العلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ

اعلان دار القضاء

○ مکرمہ نعیمہ حیدر اپل صاحبہ بابت ترکہ علی حیدر اپل صاحب
مکرمہ نعیمہ حیدر اپل صاحبہ حال مقیم کینیڈا نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مکرم علی حیدر اپل صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت 1/15 تحریک جدید میں مبلغ 28365/15 روپے موجود ہیں۔ لہذا یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔
ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔
(i) محترمہ نعیمہ حیدر اپل صاحبہ (بیوہ)
(ii) مکرمہ امتہ الشکور خان (بیٹی)
(iii) مکرم محمد افضل صاحب اپل (بیٹا)
(iv) مکرم محمد احسن اپل صاحب (بیٹا)
(v) مکرم محمد انور صاحب اپل (بیٹا)
(vi) مکرمہ امتہ الروٴف اپل (بیٹی)
بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ مکرم شہزاد احمد صاحب بابت ترکہ فضل دین صاحب
مکرم شہزاد احمد صاحب سکنہ شادیوال ضلع گجرات نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد مکرم فضل دین صاحب۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 30/3 دار النصر رقبہ دس مرلے الاٹ شدہ ہے لہذا یہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔
ورثاء کی تفصیل یہ ہے
(i) مکرم شہزاد احمد صاحب (بیٹا)
(ii) مکرم برکات احمد صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم افضال احمد صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم اقبال احمد صاحب (بیٹا)
(v) مکرمہ شبانہ چوہدری (بیٹی)
(vi) مکرمہ فرزانہ کوثر صاحبہ (بیٹی)
(vii) مکرمہ ریحانہ کوثر صاحبہ (بیٹی)
بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ مکرم محمد شفیق صاحب بابت ترکہ صدیقہ بیگم صاحبہ
مکرم محمد شفیق صاحب 25/26 دار الرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 25/26 دار الرحمت برقبہ 15 مرلے 50 مربع فٹ الاٹ شدہ ہے۔ خاکسار اپنا حصہ اپنی بیٹی مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ کو دینا چاہتا ہے۔ لہذا مکان کا باقی حصہ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔
ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔
(i) مکرم محمد شفیق صاحب (خاوند)
(ii) مکرم خالد محمود صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم طارق محمود صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم شاہد محمود صاحب (بیٹا)
(v) مکرمہ خالدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
(vi) مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ (بیٹی)
(vii) مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
(viii) مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ (بیٹی)
بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ ملک فخر الدین صاحب
مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مکان نمبر 4/35 دار العلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے شوہر ملک فخر الدین صاحب۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 4/35 برقبہ دس مرلے دار العلوم شرقی ربوہ الاٹ شدہ ہے۔ لہذا یہ مکان میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔
ورثاء کی تفصیل یہ ہے
(i) محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(ii) مکرمہ شاہدہ ملک صاحبہ (بیٹی)
(iii) مکرمہ زاہدہ ملک صاحبہ (بیٹی)
(iv) مکرمہ بشریٰ ملک صاحبہ (بیٹی)
بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

وقف کی برکات

○ ابراہیمی وقف کی برکات سے آپ سب خوب واقف ہیں انہی برکات کو عام کرنے کے لئے وقف عارضی (دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک) کی تحریک جاری ہے جلدی کیجئے اور آج ہی اپنے وقف عارضی کی نیت سے ہمیں اطلاع دیں۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (وقف عارضی۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

امریکہ نمبر دو ہے کوریا اور جاپان تیسرے نمبر پر ہیں اور بیلجیئم اللہ کے فضل سے کے ساتھ چھوٹی جماعت ہونے کے باوجود بھی چوتھے نمبر پر آگئی ہے حالانکہ مالی لحاظ سے ایک کمزور جماعت ہے۔ یورپ کی جماعتوں میں بیلجیئم کی جماعت بہت کمزور ہے۔ اخلاص میں نہیں مالی لحاظ سے۔ لیکن اللہ نے توفیق دی ہے کہ چوتھے نمبر پر آچکے ہیں اور بھی قربانیوں میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

چندہ بالغان میں جو پاکستان کے اضلاع کا مقابلہ ہوا کرتا ہے ان میں کراچی اول۔ ربوہ دوم۔ لاہور سوم پھر فیصل آباد' سیالکوٹ' اسلام آباد' گوجرانوالہ' شیخوپورہ' کوئٹہ اور سرگودھا آتے ہیں۔ مجموعی وصولی کے لحاظ سے چندہ اطفال میں کراچی پھر اول لیکن یہاں ربوہ کی بجائے لاہور دوم اور ربوہ سوم ہے پھر فیصل آباد' راولپنڈی' سیالکوٹ' شیخوپورہ' سرگودھا اور کوئٹہ اسی ترتیب سے آتے ہیں۔

(از خطبہ 6 جنوری 1995ء)

بقیہ صفحہ 6

اسی امید پر فرانس اور برطانیہ یورپی یونین کے معاہدے پر نظرثانی کے کام کو برطانیہ کے انتخابات کے بعد تک ملتوی کرنا چاہتے ہیں۔

برطانیہ کے انتخابات اپریل 1997ء میں ہوں گے اور ماسٹرچ ٹریٹی پر اس وقت تک نظرثانی ویسے بھی ایک مشکل کام ہے۔

ڈاکٹر کوہل کے اصرار پر تبور کا میں ہونے والی یورپی یونین کی سربراہی کانفرنس میں سیکیورٹی سخت کی جائے گی۔ اور پہلی بار اس میٹنگ میں صرف سربراہان کو شامل کیا گیا ہے اور وزرائے خارجہ کو اس سے نکال باہر کیا گیا ہے۔

یورپین یونین کے 15 رکن ممالک کی خواہش ہے کہ معاملات پر نظرثانی کی جائے اور ان کو اس بارے میں آزاد کر دیا جائے تاکہ وہ اپنے بعض اہم معاملات نپٹا سکیں۔

یورپی یونین کے مالی اتحاد کے معاملات کے مطابق 1999ء تک یورپی یونین کو مالی طور پر بھی متحد کر دیا جائے گا۔ اس بارے میں اہم فیصلے 1997ء کے اختتام تک کر لئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ مشترکہ زرعی پالیسی کے نفاذ اور مشرقی یورپ کے سابق کمیونسٹ ممالک کو یورپی یونین کی ممبرشپ دینے کے معاملات پر بھی فیصلے ہوں گے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ اگر بھارت نے کنٹرول لائن پر کسی قسم کی مہم جوئی کی کوشش کی تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا' ہماری مسلح افواج ہمہ وقت تیار رہتی ہیں اور ملک کے ایک ایک انچ کا دفاع کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ الفاران گروپ کا کشمیریوں سے کوئی تعلق نہیں مغربی سیاحوں کا اغوا بھارتی ڈرامہ ہے۔ جس کا مقصد بے گناہ کشمیریوں پر مزید مظالم کا بہانہ تلاش کرنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کہ بھارت کشمیر میں فراڈ انتخابات کروانا چاہتا ہے لیکن اسے اس میں کامیابی نہیں ہوگی۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انہیں وزیر اعلیٰ پنجاب محمد عارف نکئی پر پورا اعتماد ہے اور انہیں امید ہے کہ وہ حکومت کو جمہوری روح کے مطابق چلائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پی۔ ڈی۔ ایف کی پنجاب میں حکومت کا قیام خوشگوار بات ہے۔ ہم نے جمہوری طریقے سے پارلیمانی لیڈر تبدیل کیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ وہ صوبے میں محاذ آرائی اور باہمی کشمکش کی اجازت نہیں دیں گے۔ اور تمام امور دونوں حلیف جماعتوں کے مشورہ سے سر انجام دیئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اراکین اسمبلی کی عزت کا تحفظ کرنا ان کے پروگرام کا اہم حصہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ ڈائریکٹوز کی بجائے سیکرٹریوں کو براہ راست احکام دیا کریں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو' جونیجو لیگ کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے پنجاب کابینہ کی تشکیل کے متعلق تمام معاملات خوش اسلوبی سے طے کرلئے ہیں۔ اور توقع ہے کہ نئی کابینہ جمعرات تک اپنے عہدوں کا حلف اٹھا لے گی۔ نئی کابینہ میں پیپلز پارٹی کے 31 اور جونیجو لیگ کے 6 وزیر بنیں گے۔ مسلم لیگ کے منحرفین اور آزاد ارکان کو بھی کابینہ میں شامل کیا جائے گا۔ پیپلز پارٹی کے اکثر سابق وزراء کو ڈراپ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ انسانیت کے خلاف جرائم کا ارتکاب کرنے والے ایف۔ آئی۔ اے اور خفیہ ایجنسیوں کے اہلکاروں' پولیس حکام اور سیاست دانوں پر جمہوری حکومت کے قیام پر مقدمے چلائے جائیں گے اور ان کو ان کے جرائم کی سزا دی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ مسلم لیگ کا خصوصی سیل انسانیت کے خلاف جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف دستاویزی ثبوت اور دیگر شہادتیں جمع کر رہا ہے۔

○ تین اخبار نویسوں کی طرف سے اپوزیشن کے رکن قومی اسمبلی سید افتخار گیلانی کے ساتھ نازیبا رویہ اختیار کرنے پر منگل کے روز قومی اسمبلی میں زبردست ہنگامہ ہو گیا۔ اپوزیشن نے اس واقعہ کو پارلیمنٹ کی توہین قرار دیا اور متعلقہ لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلے میں سپیکر قومی اسمبلی اور اپوزیشن کے ارکان میں خاصی تلخی ہوئی۔ سپیکر نے کہا کہ چئیر پر تنقید کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ انہوں نے اپوزیشن سے کہا کہ آپ نے بلاوجہ بات کو طول دے دیا ہے۔

○ ایران کا ایک مسافر طیارہ بوئنگ 707 اندرون ملک پرواز کے دوران اغوا کرلیا گیا۔ جو بعد میں ایک اسرائیلی فضائیہ اڈے پر اتر گیا۔ طیارے میں عملے سمیت 177 مسافر سوار ہیں۔ جو تہران سے تفریحی جزیرے کش جا رہے تھے۔ ہائی جیکروں نے اسرائیلی فضائیہ کے اڈے پر ہتھیار ڈال دیئے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد احمد خان کھرل نے بتایا ہے کہ اے۔ پی۔ پی کے 4 برطرف ملازم انسانی ہمدردی کی بنیاد پر بحال کردیئے گئے ہیں۔

○ وفاقی اور صوبائی محکموں کے لاکھوں کلرکوں نے اپنے حقوق کے حق میں اور کلرکوں سمیت ان کے معصوم بچوں پر حکومتی تشدد کے خلاف ملک بھر میں احتجاج کیا۔ لاہور سمیت مختلف شہروں میں احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ زبردست نعرے بازی کی گئی۔ حکمرانوں' افسروں' اور سیاست دانوں کے پتلے نظر آتش کئے گئے۔ جلوسوں میں تقاریر کی گئیں جن میں کہا گیا کہ مہنگائی اور بے روزگاری نے غریبوں کا جینا حرام کر دیا ہے۔ 26 ستمبر کو اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ کا اعلان بھی کیا گیا۔

○ 894 صنعتی اداروں نے نیشنل بینک آف پاکستان کے گیارہ ارب روپے ہضم کرلئے ہیں۔ ان اداروں کے مالکوں میں سیاسی اور غیر سیاسی ہر قسم کے صنعت کار شامل ہیں بینک نے ان اداروں کو نادہند قرار دے کر رقم کی واپسی کے لئے اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔

○ سری لنکا کی ٹیم نے پاکستان کو دوسرے ٹیسٹ میں 42 رنز سے ہرا دیا اور پاکستان کی سرزمین پر پہلی فتح بھی حاصل کرلی۔ پاکستانی ٹیم دوسری اننگز میں 209 رنز پر آؤٹ ہو گئی۔ جبکہ اس کو جیتنے کے لئے 252 رنز درکار تھے۔ سری لنکا ٹیم کے مرلی دھرمین آف دی میچ قرار دیئے گئے۔

○ ایم کیو ایم کے لیڈر الطاف حسین نے لندن میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مہاجر غلامی پر موت کو ترجیح دیں گے۔ قیام پاکستان کے لئے کوئی قربانی نہ دینے والے جاگیردار حکمران بن بیٹھے ہیں دہشت گردی سرکاری چھتری تلے ہو رہی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ مہاجر خواتین اور کارکنوں پر مظالم کا سلسلہ بند نہ ہوا تو پھر احتجاجی مظاہرے اور پہیہ جام ہڑتال ہوگی۔

○ حکومت پنجاب نے نومبر کے آخری ہفتہ میں نیشنل ہارس اینڈ کیٹل شو منعقد کروانے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے لئے ہنگامی بنیادوں پر تیاریاں شروع کردی گئی ہیں۔

○ بنگلہ دیش میں قیامت خیز سمندری طوفان کی زد میں آئے ہوئے 26۔ افراد ہلاک اور سینکڑوں لاپتہ ہوگئے۔

○ کراچی کے متعدد علاقوں میں منگل کو فائرنگ کے واقعات میں تین افراد ہلاک ہو گئے۔ نصرت بھٹو کالونی سے 20 سالہ نوجوان کی لاش ملی۔ جسے فائرنگ کر کے ہلاک کیا گیا تھا۔

○ بی بی سی نے گزشتہ روز پاکستان میں اسلحہ کے سمگلروں کے لئے سزائے موت کے قانون کی منظوری پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو سکیں گے۔ سخت قوانین کا کوئی خاص اثر نہیں ہوتا۔

○ پاکستان اور سری لنکا کے درمیان تیسرا اور آخری کرکٹ ٹیسٹ 22 ستمبر سے سیالکوٹ میں شروع ہوگا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں 6 مجاہدین سمیت 11۔ افراد شہید اور 7 بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے ہیں۔ مختلف علاقوں میں فوج نے کریک ڈاؤن کر کے مجاہدین کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا ہے کئی مکانات نذر آتش کر دیئے گئے ہیں اور متعدد افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کرانے کے لئے بھارتی ایجنسیاں سرگرم ہو گئی ہیں۔ نرسیماراؤ ووٹروں کا سامنا کرنے کے لئے جنوری سے پہلے الیکشن کرانا چاہتے ہیں۔

○ پاکستان نے افغانستان کی تجارتی ناکہ بندی کر دی ہے۔

ضرورت برائے اکاؤنٹنٹس

ایک بین الاقوامی کوریئر کمپنی کو اپنے دفاتر اسلام آباد، پشاور، لاہور، ملتان، سیالکوٹ گوجرانوالہ، گجرات، سرگودھا، بہاولپور اور رحیم یار خان کیلئے تجربہ کار اکاؤنٹنٹس کی فوری ضرورت ہے۔

امیدوار کامرس گریجوایٹ ہونا چاہیئے اور کسی مشہور کمپنی میں کم ازکم ۵ سال کا تجربہ ضروری ہے۔ کسی کوریئر کمپنی یا اس سے ملحقہ فیلڈ میں تجربہ والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

امیدوار اپنی درخواستیں معہ اپنے کوائف ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو اور متوقع ماہانہ تنخواہ صدر جماعت یا امیر ضلع سے تصدیق کرا کے 30 ستمبر تک درج ذیل پتہ پر روانہ کریں۔

معرفت پوسٹ بکس 272
لاہور

تبدیلی دکان

رؤف بکڈپو کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر
پہلے والی جگہ پر منتقل ہو گئی ہے

سبطی ہومیو کلینک اوقات (آجکل)
رحمت بازار صبح ۱۰ تا ۱ بجے شام ½5 تا 9 بجے
دارالیمن وسطی صبح 8 تا 10 بجے
تعطیل بعد جمعہ کا پہلا ٹائم فون رہائش: 211186

اطلاع برائے تبدیلی فون نمبر

کرنل صلاح الدین احمد۔ ڈینٹل سرجن
کیولری ڈینٹل کلینک لاہور۔ فون: 668548

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے۔ ۴۰ گرام ۵۰ روپے۔ ۲۰۰ گرام ۲۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ۔ گول بازار، ربوہ
فون نمبر 04524-212434 فیکس 534

شہاب رائس ملز (ربوہ)
اعلیٰ اقسام کے چاول کی خرید و فروخت کا مرکز

شہاب رائس ڈپو
4/9/6 پشاور موڑ مین بازار اسلام آباد
ہر قسم کے چاول تھوک و پرچون بازار سے بارعایت دستیاب ہیں۔
فون: دفتر ربوہ: 212464 / گھر ربوہ: 212463
فون: 051-252231